

جناب برید احمد نعمانی

بے حیائی کا سیلاب اور ہمارا طرز عمل!

لاکھوں کا مجمع، ہزاروں کا انبوہ صبح وشام شہر کی مرکزی شاہراؤں اور سڑکوں سے گزر کر اپنی منزل مقصود پر پہنچتا ہے۔ ہر دیکھنے والی آنکھ اور سوچنے والے دماغ پر، اس دوران سینکڑوں اچھے برے مناظر، بیسیوں ترغیبی اشتہارات اور دسیوں متنوع دعوؤں سے مزین و آراستہ جہازی سائز بورڈ، بینرز اور نیون سائز مختلف نقوش و تاثرات چھوڑ جاتے ہیں۔ موسم گرما کی آمد کے ساتھ ہی اعلیٰ طبقے کی بیگمات و خواتین کو ”نت سننے“ اور موجودہ فیشن میں ”ان“ کپڑوں کی خریداری کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ اس مقصد کے لیے متفرق ملکی کمپنیوں کی جانب سے کراچی، لاہور، اسلام آباد اور پشاور سمیت ملک کے دیگر بڑے شہروں میں آویزاں کیے جانے والے تشہیری بورڈ، ارض پاک پر حدود اللہ کی کھلم کھلا اور اعلانیہ پامالی و بے حرستی پر منہ بولتا ثبوت ہیں۔ ایک خالص اسلامی و نظریاتی ریاست و مملکت میں ہیجان خیز زاویوں، بے ہودہ تصویروں اور شہوت انگیز منظرہوں کا یوں منظر عام پر لگ جانا، خالصتاً غیظ خداوندی کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ اس تشہیری مہم کے پس منظر میں بھلا اس کے سوا اور کون سی سوچ کا فرما ہو سکتی ہے؟ کہ اسلامیان پاکستان کے ایمان و دین کی تخریب و استیصال میں بھرپور حصہ لیا جائے۔ رفتہ رفتہ غیر شعوری و غیر وجدانی طور پر شرم و حیا اور حجاب و ستر جیسی پاکیزہ و ارفع اسلامی تعلیمات پر عمل ناممکن نہیں تو مشکل ضرور بنا دیا جائے۔

اسلام فطری دین ہے۔ انسان کی پیدائش سے لے کر بعد از مرگ آنے والے حالات و لمحات کے حوالے سے اس کی تعلیمات و راہنمائی مکمل، جامع اور کامل ہیں۔ حیا اور شرم جیسی اعلیٰ قدریں اور خصلتیں، اسلام نے ہی انسانیت و آدمیت کو سکھلائیں اور سمجھائیں۔ نگاہوں کو جھکانے، شرم گاہوں کی حفاظت کرنے اور بے حیائی و بدکاری کی جگہوں کے قریب نہ جانے جیسے روشن و منور احکامات و ہدایات دین تین ہی کا خاصہ اور حصہ ہیں۔ خود ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت ذخیرہ احادیث میں صراحتاً یہ بات ملتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کنواری لڑکیوں سے زیادہ حیا دار اور شرم رکھنے والے تھے۔ نطق نبوت نے شرم و لحاظ کو ایمان کا جز قرار دیا۔ گویا کسی علاقے، مقام اور محلے میں عریانیت و فحاشیت کا عام اور شائع ہو جانا، وہاں اسلام کے نام لیواؤں میں ایمان کی کمزوری اور ضعف کا بنیادی اور کلیدی سبب و وسیلہ بن سکتا ہے اس کے برخلاف جو مسلمان قوم، قبیلہ اور فرد بے حجابی اور بے پردگی کے حمام میں ننگا ہوتا ہے، شریعت مطہرہ اس کا مقام و مرتبہ اسفل سافلین بتلاتی ہے۔ ایسے لوگ جو کلمہ پڑھ کر، اسلامی نام رکھ کر اور اسلامی تہوار و مواقع میں شریک ہونے کے باوجود، مسلمانوں میں بے حیائی اور بدی کا سیلاب اور بے شرعی کا طوفان عام کرنا چاہتے ہیں، کتاب

مبین نے صاف صاف لفظوں میں ان کے لیے دنیا و عقبیٰ میں دردناک عذاب کی مٹی بر حقیقت خبر دے دی ہے۔ نیز جو لوگ بیہودگی و ناپسندیدگی کے ان امور میں بلا واسطہ یا بالواسطہ معین و مددگار یا شریک کار بنتے ہیں، اُن کی تذکیر و توبیخ و توبیہ و توبیہ کے لیے حضرت حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ کا یہ ملفوظ چشم کشا بھی ہے اور بصیرت افروز بھی: ”معصیت اور گناہوں کا لازمی نتیجہ ہے کہ اس کے سبب عتاب خداوندی نازل ہوتا ہے۔ اور جن پر ہوتا ہے وہ تین قسم کے لوگ اور فرد ہیں۔ پہلا، بلا واسطہ معصیت میں مبتلا شخص۔ دوسرا، شرکت و معاونت کرنے والا فرد؛ اگرچہ وہ خود اس برائی سے بچا ہوا ہو۔ تیسرا، کارِ معصیت میں شریک تو نہیں، مگر ملامت و نفرت بھی نہیں“ (ملخصاً، ملفوظات حکیم الامت 73/2)

چنانچہ اس فتنہ پرور ماحول اور پر آشوب گھڑی میں دینی تعلیمات اور مذہبی اخلاقیات کو زیادہ سے زیادہ اجاگر اور عام کرنے کی ضرورت و حاجت پہلے سے کہیں بڑھ کر ہے۔ دین کے لٹیروں اور فراقوں سے ایمان کی حفاظت و سلامتی، ہر صاحب ایمان کا اولین دینی فریضہ اور ذمہ داری ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ بے لباسی اور بے حیائی کے اس چمکاڑے سیلاب کے آگے بند باندھنے کے لیے ہر طبقے اور ہر سطح میں، ہر حوالے سے موثر اور نتیجہ خیز پیش بندی کی جائے۔ شرم و حیا پر مبنی رویوں کی حوصلہ افزائی، زیر تربیت افراد و رجال کی اخلاقی ذہن سازی اور معاشرتی و اخلاقی بگاڑ و فساد پیدا کرنے والے وسائل و ذرائع کی مکمل تیغ کشی اور اُن سے اظہارِ تفریب، ہماری نسل نو کے معصوم ذہنوں، نظروں اور دلوں کو روحانی پاکیزگی اور باطنی صفائی کا سامان مہیا کر سکتی ہے۔ بلاشبہ حیا سے لبریز آنکھ اور سحرے جذبات کا عکاس قلب، ملک کی تعمیر اور قوم کی ترقی کا ضامن اور مثبت تبدیلی کا پیش خیمہ بنتا ہے۔ اس کیلئے ضروری ہے کہ ہم اُن سوچوں اور نظریات کا بھرپور مقابلہ اور بائیکاٹ کریں، جو ہماری توجہ و کوشش کو ایمانی حلاوت و چاشنی اور حرارت سے محروم کرنا چاہتے ہیں۔ ایسے تمام حیا باخیز اذہان اور ایمان سوز افکار..... جو ہماری جڑوں اور بنیادوں کو دیمک کی طرح کھوکھلا کر رہے ہیں، جو مسلمانوں میں حق تعالیٰ کی سرکشی و بغاوت کا مسموم زہر پھیلا رہے ہیں، جو اہل ایمان کو لذت و کوش اور نفس پرست بنا کر ان کی ”متاع عزیز“ پر ڈاکہ ڈال رہے ہیں..... کی حوصلہ شکنی، عدم پشت پناہی اور بے وقفی کی فضا بنائی جائے۔ برائی کو برائی سمجھنے کا احساس و شعور جب تک ہماری انفرادی و اجتماعی فکروں اور رویوں میں بیدار اور کروٹ نہیں لے گا، اُس وقت تک اس ”ہا صرصر“ کی ہلاکت خیز جھکڑوں سے بچاؤ ناممکن و محال ہے۔

نیکی و تقویٰ، غیرت و حیا اور الحیا و شرم جیسی بلند انسانی صفات و عادات کو معاشرے میں فروغ و رواج دینے کے لیے، ہم میں سے ہر ایک کو پہلی اینٹ خود رکھنی ہوگی۔ اصلاح معاشرہ میں سب سے پہلا اور اول کردار خود ہمیں ادا کرنا ہوگا۔ پھر اپنی ذات، اپنے خاندان اور اپنے کنبے سے شروع کی جانے والی یہ تحریک اور مہم بہت جلد یا بدیر انشاء اللہ تعالیٰ اپنا اثر و رنگ دکھائی گی۔ کیونکہ یہ قرآن کریم کی سچی، ابدی اور سرمدی پیش گوئی ہے کہ ”اچھائی برائی اور پاکی ناپاکی کبھی برابر نہیں ہو سکتے“ ہمیں اور آپ کو پوری ہمت و حوصلہ اور عزم و توکل کے ساتھ اپنے ہمنام کا کام کر دینا چاہیے، کہ کل بروز محشر ہم میں سے ہر ایک کو اللہ تعالیٰ کی عزت و کرامت سے جواب دہ اور مسئول ہے۔